وَاَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

منشور محمدی

منشور محمد کا فرمان — جاری ہے تا نجم دوران — شایع ہے با ہزار تزئین — آمین آمین الٰہی آمین

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم — با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدی — توریت بلا توریہ انجیل بہ تحریف — گویان بصفت و سیرت پیمبر محمدی

نمبر ۶ — مطبوعہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۰۴ ہجری مطابق ۱۱ مارچ ۱۸۸۶ عیسوی — جلد ۶

یہ پرچہ انجمن خواستگار طریقہ محمدیہ کے جانب سے چھپکر شایع ہوگا جسقدر مبلغ اس پرچہ کی بابت بطور چندہ یا بطور قیمت حاصل ہوگا وہ کسی خاص شخص کے تصرف مین نہ آئیگا بلکہ اسی پرچہ کے جاری رہنے اور ترقی کرنے مین صرف کیا جائیگا یہ پرچہ دافع ہر جہ مہینے مین تین بار پانچوین پندرہوین پچیسوین کو شایع ہوگا چھپنے کے دوسرے روز خریداروں کی خدمت مین بھیجا جائیگا حضرات ناظرین سے سالانہ قیمت اسکی معہ محصول ڈاک جمعہ وجہ میشگی لیجائیگی مابعد کی کچھ شرط نہین جو لوگ اسکے مضامین لکھنے پر مستعد ہونگے انکو بلا قیمت یہ پرچہ دیا جائیگا جن صاحبون کو اس انجمن یا اس پرچہ کی نسبت کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام محمد شریف ناظم انجمن خواستگار ترقی طریقہ محمدیہ بنگلور نام پر روانہ فرماوین کہ تمام حساب و کتاب انہی کے پاس ہے مقصود اسکے اجرا سے اظہار حقیقت دین اسلام ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات کا جواب ہوگا

ہو الغنی

مشفق مہربان مخلصان سلامت

بعد آداب و تسلیمات کے التماس یہ ہی کہ چند عرصہ ہوا کہ شہر کلکتہ مین عیسائی مذہب والے نہایت زور و شور سے وعظ بیان کرتے تھے یہان تک کہ ہر کوچہ و بازار مین وے لوگ منادی کرتے پھرتے تھے اور عوام لوگون کو ایک بارگی بگاڑ دیتے تھے لیکن اب اللہ کے فضل و کرم سے عیسائی لوگ مانند گیدڑون کے بھٹ مین گھس گئے ہین جیسے کہ خاکسار اور جناب حافظ نعمت اللہ صاحب نے وعظ و نصاری کا کہنا شروع کیا تھا عیسائی لوگ نہایت پسپا ہو گئے ہین اور جب سے کہ جناب مولانا سید احمد علی صاحب ساکن دہلی تشریف لائے ہین کلکتہ کے عیسائی لوگ اور زیادہ مجبور ہو گئے ہین اور منادی کرنے سے یا کسی سے بات و بحث کر مباحثہ مین کرنا نہین چاہتے ہین چنانچہ ہم دونون اور

کہ اس دشمن ازلی نے جو روم کو ایکدم لقمہ کر لینے کے لئے منہ پھاڑے
ہوے بیٹھا تھا ترکی کا پیچھا چھوڑا ہی اور اب اسبات سے امن و امان
حاصل ہوا ہی۔ اکیدست سے ترکی کی بدنظمی و بے اعتدالی مشہور
آفاق ہی اور اس سبب سے ترکون کا نام بدنام ہوا اور انکا
دشمن بیچارہ روس اس بدنظمی وغیرہ کو زوال سلطنت ترکی کا قوی
ذریعہ سمجھکر انکی تباہی و تاراجی کے درپی رہا اور اس سلطنت
کے استحکام کی جڑ کو کاٹ دینے کیواسطے سرویہ وغیرہ نگرو کو
ایک آلہ تیز مقرر کرکے اسکو مقدمۃ الجیش بھی بنایا اور ترکی کو
یکبارگی نیست کر دینے کا ارادہ کیا مگر چونکہ قضا و قدر کے دفتر مین
ترکی کے بھلے دن بلاکے ہین لہذا حوصلہ روس کا پست ہوگیا
اور وہ سلدی مگر میان دادالعزم سیان نکل جاکر بالکل ٹھنڈا پڑ گیا
اب صاحبان ترک کو لازم و واجب یہہ ہی کہ بجائے خود
ہوشیار و خبردار رہکر نہایت دوستی سے بسرعت تمام انتظام
سلطنت کا فرماوین اور بہت اچھی طرحسے حکومت کرین اور
جو کچھ فرصت کہ ملی ہی اسکو غنیمت جان
کرین مصلحت یہی ہی کہ اس عرصہ مین بہتری پایدار ی سلطنت
کا بندوبست کرلین تاکہ بدولت عمدہ انتظام کے سلطنت ترکی
اپنے اصل مرتبہ کو جلد پہونچے اور آیندہ کوئی دوسرے لوگون کو
سلطنت ترکی مین مداخلت کرنیکا کچھ موقع نہ دستیاب
ہو اگر کوئی دولت کسی ایک کارروائی پر نہایت اعتراض
کرے بہرصورت غالب یہہ ہی کہ ختم سال حال کہلائے تو کون
کے دل مین تکلیف و تحریک ہوگا اور کسی طرح سے کچھ چھیڑیگا
اور قوی طاقتہائے کہ دنکی طرف سے کارروائی پر نگرانی

رکھین گی۔ رئیس سرویہ نے اپنی سرکشی و بغاوت کا مزہ خوب چکھا
ترکون نے اسکی ایسی خبر لی ہی کہ وہ برسون تک اسکو یاد رکھیگا
اور انکے رعب داب کا سکہ اسکے دل پر تا مدت جما رہیگا۔ رئیس
صدر نے کو کہ بہت بڑا جرم کیا اور بباعث اسکی سرکشی کے نقصان
عظیم ہوا مگر سرکار روم نے اس باغی رئیس کے نسبت باوجود اسکے
سرکشی و منحرفی کے جنہین سزا داش انکی سرکشی کے جو سزا دیجائے
تھوڑی ہی نہایت تحمل کا برتاو کیا اور اسپر بڑی ہی شفقت
شاہنشاہی اور علوہمتی ظاہر کرنیکی تجویز کی ہی اور سچہ پوچھو تو
ایسی ہمت و عالیت دوسرے کسی بادشاہ یورپ نے ہرگز خرچ
نہین کی چنانچہ دیکھئے کہ تمام ممالک مفتوحہ و مقبوضہ سرویہ کو
واپس دینے کا ارادہ فرمائی۔

روسیہ کے دل مین سرکار ترکی کیطرف سے جو کچھ خار بھرے ہوے
ہین سو کچھ پوشیدہ نہین کہ یہہ تمام سرو و بنے زمین مین
طشت از بام ہی اور روسیہ جیسا ترکی کا دشمن قدیم و بخت
مزاج جراغ لیکر ڈھونڈھو بھی تو کہین نہ ملیگا چنانچہ ظاہری کہ شروع
اسکی اشتعالک سے یکبیک جنگ مین کود پڑا اور اسکے ساتھ
جابجا کو سیکار آگ لگانے لگا اور روسیہ نے جب اسکو اپنا بنا لیا
تو خوب بڑھاوے دیکر ایک فتنہ عظیم کھڑا کیا اور سرویہ کو
مقدمۃ الجیش بنایا پس رئیس سرویہ خوب ہی روس کے
دم چڑھا کہ اپنے آقا سے نامدار یعنے حضرت سلطان
کے ساتھ سرکشی اختیار کی اور اقسام کے برخلافیان ظاہر
کین اور انکی مین خرابیان ڈالنے کے درپی ہوا لیکن اپنے
کسی ایک مقصد پر کامیاب نہ ہوا اور ایسی مار پڑی کہ سارے

گریبان نکل ہی گئین اور اپنی جگہ ٹھنڈا ہو کر بیٹھ گیا اور زار
روسیہ کے بھروسہ پر جو کچھ کام کیا اور شکرے پالا کئے اب
سکی جگہ مین خود سرویہ کے ہوش کے طوطے اوڑ گئے اور
کی کلاہ لٹ لیا اور طرفہ، دس صاحب کی سرنگ بھی
جو تیار ہی آخر کو اوڑ گئی اور زار صاحب اپنا سا منھ لیکر رہ گئے
خیر سرویہ کو ترکی ممالک کو جنگ کر کے لینے کا بڑا خیال تھا
یہ عادۃ ایسا برعکس ظہور مین آیا کہ لینے دینے پڑ گئے۔ ترکون نے
سکے بہت سے ممالک بزور شمشیر بلا امداد غیر فتح کر لئے
اب انکو اختیار ہی چاہین ان ممالک مفتوحہ کو دیدین
اپنے قبضہ مین رکھین لیکن یہ انکی کمال درجہ کی شفقت و مہربانی
ہی جو اس رئیس سرکش و مغلوب کو اسکا ملک واپس دیدینے
کا ارادہ کیا ہی اور اپنے عساکر ظفر پیکر کو وہان سے واپس
بلا لینے کا اقرار فرمایا ہی غالب تر یہ ہی کہ رئیس مانٹی نگرو
بھی رئیس سرویہ کی دیکھا دیکھی مشروط مذکور کے موافق
بخوشی تمام اپنے اقا نے اوالعزم یعنے جناب قیصر صاحب
روم کی اطاعت قبول کر لیگا انکے ساتھ صلح کر لیگا اور بدستور
بوسنہ اور ہرزیگوینہ کے باغی لوگ بھی جنہون نے اپنے سر سے
بار اطاعت روم پھینک دیا تھا تابعداری سلطان کا طوق
اپنے گلے مین ڈال لینگے اور اپنے خداوند جلیل المرتبت کے
رحم و کرم کو دیکھتے ہوے بہت ہی نادم و پشیمان ہونگے
روسیہ نے ان لوگون کو اشتعا لک دیکر
آمادہ جنگ و جدل جو کیا تھا سکے وہ لوگ ترکی پر فتحیاب
ہوتے تو وہ بات ظہور مین آتی کہ روس تمام ممالک روم

نوالہ بطور آسانی زیر حلق کر لیتا اور اس نوالہ کے اوپر بطور
چٹنی کے ملک سرویہ و مانٹی نگرو بھی چٹ کر دیتا اور فی الحقیقت
روس ایسا ہی خیال بلاؤ پکا رہا تھا چنانچہ تمام اخبارون مین
اسبات کی ایک کھچڑی پک گئی تھی اور علاوہ انگریزی
مخبرین بھی خوب ہی نمک مرچ لگا کر لکھا کرتے تھے مگر خدا نے
اسکو ہضم کرنے نہین دیا۔

اور ہمین خوب یقین ہی کہ اہل سرویہ و مانٹی نگرو اسپر روسیہ
کی باتون مین کبھی نہین آوینگے اور اسکے کہنے سننے پر ہرگز
نہین چلینگے لیکن یہ بات قابل یاد داشت ہی بلکہ ذہن مین
خوب نقش ہے کہ روس باعث اس نتیجہ و مایوسی کے چپ نہین
اور اب اسکا بغلون مین ہاتھ دئے ہوے عالم سکوت مین
بیٹھے رہنا خالی از حکمت عملی نہین ہی بلکہ وہ اپنے مطلب براری
کیواسطے کوئی تجویز سوچ رہا ہی کہ جب موقع ملے اسکا بدلہ
لیوے اور ماسوا اسکے مربیون وغیرہ کے دلون کو اپنی
جانب پھر لینے کے واسطے کوئی تازہ افسون پیدا کریگا۔
بہرصورت صاحبان ترکی کی شفقت و رعایت قابل
ہزار تحسین و آفرین ہی کیونکہ دوسری قوم اپنی باغی رعایا
کی نسبت ہرگز ایسی ملایمت کا برتاو نہین برتینگی اور ممالک
مفتوحہ کو کبھی دل بڑا کر نہین دینے کی اور یہ ملینہ ہمیشہ
خدا نے صاحبان ترکی ہی پر ختم کی ہی فقط از شمس الاخبار مدراس

ترکی اور سرویہ

بلگریڈ ۲۰ فروری

جو شروط کہ صلح روم و سرویہ کے واسطے قرار پا بہوی

ہین اسپر تجویز کیگئی در باب رئیس سردیے ایک جلسہ شورہ کا منعقد
کیا اور تمام اہل شورہ نے شروط مذکور کو پسند کیا فقط منہ

جلسہ شوروی عظیم روس

سنٹ پیٹرسبرگ ۲ فروری

۲۶ دین کو ایک بہت بڑا جلسہ شورہ کا منعقد ہوا جسکا صدر
نشین شہنشاہ زار روس تھا جنرل اگناٹیف بھی اس جلسہ مین
شریک تھا جلسہ مذکور مین یہ تجویز ٹھہری کہ ترکی اور سردیہ اور
مانی نگرو سے عہد و پیمان قایم ہوے بعد لشکر روسیہ
کو مسترق کر دین فقط منہ

شرائط ترکی خان قلات

خان قلات کے ساتھ جو شرطین قایم ہوی اسکے شروط یہ ہین۔
برٹش گورنمنٹ خان قلات کو اندرونی و بیرونی دشمنون کے
حملہ سے بچاویگی اور انکو اپنے امن مین رکھیگی۔ خان مذکور کو
اب امدادی مبلغ مین اضافہ ہوکر سالانہ ایک لاکھ روپیہ
مقرر ہوا ہی اور ماسوا اسکے اصلاح امورات ملکی کے واسطے
ہر سال گورنمنٹ ۲۲ ہزار روپیہ پہونچاویگی اور گوناگوں
کے بڑے شہرون مین گورنمنٹ کو اپنی فوج کی چھاونین مقرر
کرنے کا اختیار حاصل ہی اور اسی طرح ولایت مسرکل ریل
تیار کرنے اور تار نصب کرنے اور قلعجات کو تعمیر کرنے کا
بھی اختیار اسکو حاصل ہوگا۔ میجر سانڈی مان کا پولیٹکل
قلات مین مقرر ہوا ہی۔ دوسرے افسران کا کوئٹہ اور جیکب
آباد مین رہنا ہوگا کوئٹہ سے جیکب آباد تک مفت
الغور تار لگایا جائیگا فقط منہ

سلطان مراد خان معزول شہنشاہ روم

جوابین تحریر ہی کہ بک اوغلی کے اخبارون مین مرقوم ہی
کہ سلطان مراد کو محل چراغان سے لیجاکر دارالامارہ طوپقپو مین
لا رکھا ہی اور چند لوگون کو گرفتار کیا ہی منجملہ انکے شوکت
پاشا اور کمال بک کو بھی جو شورہ دولت کے رکن ہین اور
انکے سوا اور تھوڑے اشخاص بھی ماخوذ ہوے ہین فقط

عطائے خطاب

سردار امام بخش خان ہزاری اور سردار جمال خان لغاری
کو جو ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے رہنے والے جناب لیفٹنٹ
وگوز جنرل صاحب نے نواب کا خطاب عطا فرمایا ہی فقط

تاریخ دربار دہلی

مسٹر ٹالبائی ویلر صاحب نے دربار دہلی کی ایک تاریخ
تیار کی ہی چنانچہ اسکو طبع کرنیکے لئے مسٹر شش لانگ صاحب
انڈیا کو نامی لنڈن کے ایک مشہور صاحب مطبع کے ساتھ
بندوبست کیا گیا ہی کہتے ہین کہ اس کتاب تاریخ مین ہندکے
دس قومی والیان ملک کی تصاویر اور نیز جناب وائسرائی
صاحب ہند کی تصویر اور اسکے سوا نہایت ہی خوشنما
و دلچسپ دس مقامہاے دہلی اور اسکے اطراف کے نقشے
وغیرہ داخل رہینگے اور قلعہ مدراس کا نقشہ بھی حاسمین ہوگا
کیونکہ سب سے پہلے قلعہ مدراس پر صاحبان انگریز کا قبضہ ہوا
تھا۔ رسالہ مذکور حسب الحکم سرکار گورنمنٹ آف انڈیا کے
تصنیف کیا گیا ہی اور اسکے طبع کے کام مین اسیلئے خاص
لگایا جاتا ہی۔ ماہ مئی یا جون مین رسالہ مذکور طبع ہوکر

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین ناظم و مہتمم محمد شریف کے اہتمام سے چھپا

مشنری نمبر ۶

... وعظ و نصیحت کیا کرتے ہین اور
... ہمیشہ کیا کرینگے اور بالکل
... ایسا ہی ہے کہ وعظ ہمیشہ کیا کرینگے اور بالکل
موقوف نہ کرینگے۔ آدم بیعطلب یہ شہر دہلی اور اور اطراف
کے لوگ ہم دونون کی اکثر دعوت کیا کرتے ہین یعنی اس جلسہ مین
جو کہ یہ رپورٹین چھپتی ہین یا کتابون مین درج ہوتی ہین
ہوتی ہین لوگ اکثر جمع کیا کرتے ہین اسے معلوم ہوتا ہے عرض
گزار ہوتا ہون کہ حضور کے یہان بھی اس فن کے اخبارین
ہوتے ہین چنانچہ دو دفعہ جناب حسن علیخان مرحوم براق
صاحب کی پاس آچکے ہین اور انکے دیکھنے سے نہایت طبیعت کو
خوشی حاصل ہوئی تھی اسلئے خدمت مین التماس کرتا ہون
کہ اگر حضور رہبر ہالی گزین اور دہلی کے دستور کے موافق اخبارین
جمع کیا کرین تو بندہ بھی یہان پر جو کہ عیسائیون سے مباحثہ ہوا
کریگا خدمت مین ارسال کیا کریگا۔ اس وقت ایک شخص
عیسائی سے کہ نام اسکا اسند مسیح ہی انجیل مین آنحضرت کا
ثبوت ہونیکے بارے مین کچھ گفتگو ہوئی ہی فی الحال اسکو
نقل کرتا ہون اور آئندہ پھر دیکھا جائیگا۔ **سوال**
تم محمدی لوگ دعوی کرتے ہین کہ انجیل مین جناب محمد صاحب
کی بابت خبر ہی کردہ نبی آخر زمان ہین اگر تم محمدی لوگ انجیل
سے محمد صاحب کی بابت خبر دیکھا سکو تو من اسیوقت مسیحی مذہب
سے توبہ کرکے جناب محمد صاحب پر ایمان لاؤنگا **اقول**
کہتا ہون مین کہ جناب مسیح نے باواز بلند پکار کے کہتے ہین
دیکھو انجیل یوحنا کے ۱۶ باب ۷ سطر سے ۹ سطر تک لکھا ہی
اس مین تمہین مسیح کہتا ہون کہ میرے لئے فائدہ مند ہے

کیونکہ جو مین نہ جاؤن تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آویگا
مین جاؤن تو اسے تمہارے پاس بھیجدونگا اور وہ آن کر دنیا
کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے ملزم ٹھہرائیگا انتہی
دیکھو ان فقرون سے صاف ظاہر ہی کہ پہلا تسلی دینے والا مسیح ع
نہ تھا بلکہ دوسرا تسلی دینے والا جناب محمد رسول اللہ صلعم
تھا اور جناب آنحضرت نے بمصداق آیت مذکور
علیہ السلام کو بالاکے بے ایمان اور گنہگارون کو سزا دے چکے یعنی ملزم کئے
اور دیکھو اسی باب کے ۱۲ سطر سے ۱۵ سطر تک لکھا ہی لیکن
جب وہ یعنے سچائی کی روح آوے تو تمہین ساری سچائی کی
راہ بتاویگی کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہ کہیگا بلکہ جو کچھ سنیگا وہی کہیگا اور تمہین
آیندہ کی خبرین دیگی وہ میرے جلال ظاہر کریگی کیونکہ میری
چیز لیکر تمہین بتاویگی انتہی ذرا انصاف کی نظر سے
دیکھو اور طرفداری و تعصب کو دل سے نکال پھینکو کہ محمد رسول اللہ
نے جناب مسیح ع کی جلال و بزرگی کو کیسا ظاہر کئے ہین اگر
تمہین شک ہو تو قرآن اور حدیثون مین دیکھ لو اور دوسرا یہ
جو فرماتے ہین کہ وہ تمہین سچائی کی راہ بتاویگی اسکا مطلب
یہ ہی کہ ایک وقت اکثر ملکون کے عیسائی لوگ بگڑ کر بت
پرست ہو جائینگے اسلئے مسیح ع پیشین گوئی کرتے ہین کہ جناب
محمد مبعوث ہوکر ان کفارون کو ملزم ٹھہرائینگے اور انہین سچائی
کی راہ بتاوینگے دیکھو تمہارے عالم باوری فنڈر صاحب نے اپنی
کتاب میزان الحق کے صفحہ ۲۱۲ فصل ۵ مین نقل کیا ہے
کہ اسی طور پر عیسائی لوگ بگڑ گئے اور آنحضرت کے منکر ان
لوگون کو تنبیہ کیے اور بت پرستی کو چھوڑنے نہین دیتے ہے

خدا پرستی میں رجوع کرے (یعنی) **قولہ** واسطے یہ خطاب
تو خداوند نہیں صرف جناب حق تعالیٰ یعنی کے واسطے کہا گیا ہے
جواب قلیط اسکا دوسرا نام ہے ساری باتیں جانیگا اور آئندہ کی
خبریں دیگا بھلا جناب محمد صاحب کیونکر ہو سکتے ہیں انتہی
اقول ترجمہ کے محاورہ سے بھی واقف نہیں ہو کہ یہ کہنا
خطاب خاص ہی شخص سے ہوتا ہے کمال نادانی ہی
دیکھو باب ۲ درس ۴ انتہی میں مسیح نے سردار کاہن کو
فرمایا کہ تم مجھے بادلوں میں سے آتے دیکھو گے حالانکہ
آجتک سردار کاہن تو بجائے خود اولاد اسکے سے بھی
شاید کوئی باقی نہ ہوگا کیونکر اشارہ سردار کاہن کی طرف ہو سکتا ہے
کلام کو گنوانا ہی انتہی **قولہ** فارقلیط کا وصف یہ ہی کہ
اسکو کوئی پہچانتا نہیں حالانکہ محمد کو لوگ پہچانتے ہیں **اقول**
یہاں پہچاننے سے قدر و رتبہ مطلب ہی جسے ہر ایک
نہیں سمجھ سکتا ہی دیکھو قول مسیح کا باب ۱۱ درس ۲۷ انتہی
سب کچھ میرے باپ سے مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہیں
پہچانتا مگر باپ اور باپ کو کوئی نہیں پہچانتا مگر بیٹا انتہی
قولہ محمد صاحب فارقلیط کیونکر ہو سکتے ہیں چونکہ خداوند
عیسیٰ مسیح نے فارقلیط کی وصف میں روح القدس فرمایا
تھا یہ صفت محمد صاحب کی نہیں ہو سکتی بلکہ وہ ایک اقنوم
خدا کی اور وہ خود خدا ہی ہے لیکن محمد صاحب تو ایک انسان
تھا اور آپ انسان کو خدا بنانا چاہتے ہیں بھلا یہ کیسی
بات ہی **اقول** جب روح القدس بقول تمہارے
خدا ہے تو انجیل یوحنا کے ۱۶ باب ۱۳ درس میں کہا ہی

خدا پرستی میں رجوع کرے (یعنی) **قولہ** واسطے یہ خطاب
تو خداوند نہیں صرف جناب حق تعالیٰ یعنی کے واسطے کہا گیا ہے
جواب قلیط اسکا دوسرا نام ہے ساری باتیں جانیگا اور آئندہ کی
خبریں دیگا بھلا جناب محمد صاحب کیونکر ہو سکتے ہیں انتہی
اقول ترجمہ کے محاورہ سے بھی واقف نہیں ہو کہ یہ کہنا
خطاب خاص ہی شخص سے ہوتا ہے کمال نادانی ہی
دیکھو باب ۲ درس ۴ انتہی میں مسیح نے سردار کاہن کو
فرمایا کہ تم مجھے بادلوں میں سے آتے دیکھو گے حالانکہ
آجتک سردار کاہن تو بجائے خود اولاد اسکے سے بھی
شاید کوئی باقی نہ ہوگا کیونکر اشارہ سردار کاہن کی طرف ہو سکتا ہے
کلام کو گنوانا ہی انتہی **قولہ** فارقلیط کا وصف یہ ہی کہ
اسکو کوئی پہچانتا نہیں حالانکہ محمد کو لوگ پہچانتے ہیں **اقول**
یہاں پہچاننے سے قدر و رتبہ مطلب ہی جسے ہر ایک
نہیں سمجھ سکتا ہی دیکھو قول مسیح کا باب ۱۱ درس ۲۷ انتہی
سب کچھ میرے باپ سے مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہیں
پہچانتا مگر باپ اور باپ کو کوئی نہیں پہچانتا مگر بیٹا انتہی
قولہ محمد صاحب فارقلیط کیونکر ہو سکتے ہیں چونکہ خداوند
عیسیٰ مسیح نے فارقلیط کی وصف میں روح القدس فرمایا
تھا یہ صفت محمد صاحب کی نہیں ہو سکتی بلکہ وہ ایک اقنوم
خدا کی اور وہ خود خدا ہی ہے لیکن محمد صاحب تو ایک انسان
تھا اور آپ انسان کو خدا بنانا چاہتے ہیں بھلا یہ کیسی
بات ہی **اقول** جب روح القدس بقول تمہارے
خدا ہے تو انجیل یوحنا کے ۱۶ باب ۱۳ درس میں کہا ہی

کتاب جو کچھ وہ سنیگا وہی کہیگا اب تو خدا نہیں ہے
مگر کہیگا وہ ہوگا کہ جو کچھ وہ آپ سنیگا وہی کہیگا
اور نہ کہیگا کچھ لیکن بلکہ خدا و تعالیٰ کسی کا محتاج
نہیں ہی بلکہ تمام جہان اسکی محتاج ہی اس عقیدہ سے
تم باز آؤ اور توبہ کرکے راہ راست پر آجاؤ دیکھو روح اللہ اور
روح راستی و روح اللہ اصل میں ایک معنی رکھتی ہی
اور کبھی معنی الہام کے اور کبھی فیض کے دیتے ہیں اور کبھی
پیغمبر کی تاریخ میں بولے جاتے ہیں دیکھو خدا کے اول
حکم کا یہ ہے کہ دس میں ایک نبی پیدا ہوتا ہے تم ہر ایک دعوے پر
اعتقاد کرلیتے ہو اعتراض کرنا نہ سیکھا ہے کہ جس بات کی طرف
لے جاتی ہے نہیں کیونکہ بہت سے جھوٹے پیغمبر دنیا میں آئے
ہیں انہی دیکھو کہ وہی یوحنا حواری روح کے معنے پیغمبر
کے کرتے ہیں اور ہم نے دیکھا کہ روح کے معنے فقط خدا کے واسطے
لیتے ہیں معلوم ہوا کہ تم انجیل کے محاورہ سے بالکل ناواقف
ہو **قولہ** خداوند مسیح نے تو فرمایا کہ روح القدس ہمیشہ
حواریوں کے ساتھ رہیگا اگر وہ خبر جناب محمد صاحب کے لئے
ہوتی تو وہ نہ مرتے بلکہ ہمیشہ زندہ اور سلامت رہتے انتہی
اقول بھلا صاحب حواری لوگ کب دنیا میں ہمیشہ
ظاہر آبادی رہے کہ فارقلیط بھی ویسا ہی رہتا اگر آپ
حواریوں کو ہمارے پاس لے آویں پھر آپ ہم سے پوچھیں
کہ فارقلیط کہاں ہیں بھلا صاحب آندھی اور آگ جو کہ حواریوں
پر اوتری تھی جسے روح القدس سمجھ گئے تھے
مقصود رکھتے ہیں جسکو لوقا نے باب ۲ کتاب اعمال درس ۳

سے تک کہ جب عید پنجاست کا پچاسوان دن آپہنچا وے
سب اکٹھے تھے تب ناگاہ آسمان سے ایک آواز آئی جیسے
طوفان ہوتی ہی اور اُسے سارا گھر جسمین وے بیٹھے تھے بھر گیا
اور انمین لوگ کی جسی زبانین جدا جدا دکھلائی دین اور ان پر
سے ہر ایک پر ٹھہر گئی تب وے سب روح القدس سے
بھر گئے انہین یہہ انکا صرف توہم ہی اگر یہہ واقعہ جو روبرو یو حنا
کے وقوع مین آیا ہی موافق فارقلیط کے ہوتا تو صاف کہدیتا کہ
فرمایا ہوا مسیح کا پورا ہوا کیونکہ عادت اسکی تھی کہ جو بات
وقوع مین آتی تھی تو صاف نشان موعود کا دیا کرتا تھا دیکھو
باب ۲ درس ۲ اور جب وہ مردون مین سے جی اٹھا تو اسکے
مریدون کو یاد آیا کہ اُسنے انمین یہہ کہا تھا انتہی **قولہ**
خداوند مسیح نے فرما چکے تھے حواریون کے شان مین کہ تم لوگ
اعمال باب ۱ درس ۴ یروشلیم سے باہر نجاؤ بلکہ جو وعدہ
کر باپ نے کیا جسکا ذکر تم مجھ سے سن چکے ہو اسکا انتظار
کرو انتہی دیکھو بیان پر جناب حواریون کے لئے روح القدس
کا وعدہ کیا گیا تھا انتہی **اقول** مجھے ان باتون سے
نہایت تعجب ہی کہ مین نے تمہین کھٹے کرتا ہون اور تم
گلے پڑتے ہو مسیح نے تو اس وعدہ سے پیشتر حواریون کو
روح القدس دے چکے تھے دیکھو یوحنا کی انجیل باب ۲۰
درس ۲۲ اُنسے یعنے مسیح نے یہہ کہکے اور پھونک کے
کہا کہ تم روح القدس کو جنکے گناہ تم معاف کرو انکے معاف
کئے جائینگے اور جنکے تم معاف نکرو انکے معاف نہ کئے جائینگے
انتہی پس دیکھو کہ بیان فارقلیط سے مراد روح القدس نہین
ہی حالانکہ یہہ ایک پیغمبر کی خبر ہی تب وہ ملا جواب ہو کر کہنے
لگا کہ مین ان باتون کی جواب تحقیق کرکے کل خدمت مین حاضر
ہونگا یہہ کہکر انہون نے اس روز دم دیدئے اور اب تک
ان سے میری ملاقات نہوی اور وہ پھر میرے پاس نہ آئے
فقط الراقم قاضی واعظ الدین عرف بابو میان

بقیہ مباحثہ جناب حاتم علی صاحب واعظ و فرانسس لوئیس صاحب

اول یہہ کہ جب حضرت عیسیٰ کے ارشاد سے یہہ بات
ثابت ہو چکی کہ حواریون مین زانی بر ایمان نہین تھا تو اب
ہم کیونکر یقین کرین کہ ان مین ایمان کی کوئی علامت پائی گئی
ہوگی - باقی رہی یہہ بات کہ اناجیل مروجہ مین انکے معجزات
کا حال لکھا ہی سو اسکا جواب یہہ ہی کہ اناجیل مروجہ کا کچھ
اعتبار نہین کیونکہ یہہ کتابین اونہین حواریون کے اور انہین
کے شاگردون کے لکھی ہوی ہین جن مین زانی بر ایمان
نہ تھا **دوم** یہہ کہ حضرت نے یہہ نہین فرمایا کہ حواریون مین
یہہ علامتین ہونگے بلکہ حواریون سے یہہ کہا کہ تم جاکے منادی
کرو اور جو کوئی ایمان لائیگا اوسمین یہہ علامتین ہونگے
اس سے صاف ظاہر ہی کہ حواریون کے سوا اور لوگون مین ان
علامتون کا ہونا ضروری نہی **سوم** یہہ کہ اناجیل مروجہ سے
یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ حواریون مین کل علامتین
پائی جاتی نہین اگر اناجیل مروجہ کا اعتبار کیا جاوی تو یہہ تو
ثابت ہوگا کہ بہاسو نکو چیگا کرتے تھے اور یہہ بات تو
متی کے ۱۷ باب کے ۱۹ وغیرہ سے

دیمرقس کے ۹ باب کے ۱۷ وغیرہ سے ثابت
ہی کہ حواری ایک دیو کو نہ نکال سکے تب حضرت نے فرمایا
کہ تم مین رائی برابر ایمان نہین ہی نہین تو پہاڑ تمہارے کہنے
سے دریا مین چلا جاتا - اور جنے زبانین تو کوئی حواری نہین
بولتا تھا نصاریٰ کہتے ہین کہ اعمال کے ۲ باب مین لکھا ہی
کہ حواری غیر زبانین بولتے تھے ہم کہتے ہین کہ غیر زبانین اور
چیز ہین اور جنے زبان اور چیز ہی اور کتاب اعمال سے اتنا
معلوم ہوتا ہی کہ غیر زبانین بولتے تھے یہہ نہین ثابت ہوتا
کہ جنے زبانین بولتے تھے اور غیر زبانین بولنا کچھ ایمان کی
دلیل نہین ہے ہم ہزارہا بے ایمانون کو دیکھتے ہین کہ ہندی
زبان مین اور انگریزی و فارسی و ہندی بولتے ہین اور سانپ
کو تو کسی حواری نے نہین اٹھایا اور پولوس نے سانپ کو اٹھایا
نہین بلکہ اعمال کے ۲۸ مین ہی کہ جب پولوس جزیرہ
ملیطہ مین پہونچے تو جاڑے کا ایام تھا اور بارش کی جھڑی
لگی ہوی تھی پولوس نے لکڑیان گٹھا کر آگ پر ڈالا تو ایک سانپ
گرمی پاکر نکلا اور اونکے ہاتھ پر لپٹ گیا سو انھون نے جھٹک
دیا - اور حضرت نے ایمان کی علامت یہہ فرمائی ہی کہ
سانپون کو اوٹھا لینگے یہہ نہین فرمایا کہ اگر کسی بھیانک سانپ
سردی زدہ بارش سے گھبرایا ہوا ہاتھ مین لپٹ جائیگا
تو اوسے جھٹک دینگے سانپ کا جھٹک دینا تو کچھ
کی بات نہین ہی ہم نے بہت آدمیونکو دیکھا ہی کہ سانپ
انکے ہاتھ مین لپٹ گیا اور انھون نے جھٹک دیا بلکہ ہزارہا
گنجرون کو دیکھا ہی کہ کالے سانپ کو پکڑے ہی پھرتے ہین
لئے پھرتے ہین اور اکثر پادریون کو بھی یہہ تماشا دکھلاتے ہی
اگر کوئی پادری صاحب ایمان کا دعوی کرتے ہون تو ایک کالا
سانپ پکڑکر دکھلاوین سبحان اللہ عیسائیون کا عجب مذہب
ہی کہ بقول پادری عماد الدین صاحب دنیا مین اکتیس کروڑ
ہین مگر کسی مین اتنا ایمان نہین ہی کہ ایک سانپ کو پکڑکے
اپنا مذہب کہہ سکے اور گنجرون کے ایمان مین اتنا نور ہی
کہ صدہا سانپ پکڑکے بازارون مین لئے پھرتے ہین اور
کسی ترسا سے کوئی مہلک چیز نہین پیتے ہی اگر کبھی کسی نے پی ہو تو
نصاریٰ ثابت کردین یا اب ایک تو اسنکیا کہکے
اپنا ایمان دکھلاوین اور بالفرض اگر حواریون مین یا انکے
کسی شاگردمین دو ایک علامت ثابت کروگے تو اوسسے
کیا ہوگا ایمان کی دلیل تو یہہ ہی کہ پانچون علامتونکا مجموعہ
پایا جاے تو اسکا ثبوت بحال ہی اور اب بخوبی ثابت ہوا
کہ فی الحال کسی نصاریٰ مین ایمان نہین ہی اور جب ایمان
نہین ہی تو باوجودیکہ بپتسما پاتے ہین لیکن نجات نہ پائینگے
بلکہ سب پر سزا کا حکم ہوگا تیسری دلیل یہہ ہی کہ
یوحنا کے ۶ باب کے ۵۳ مین ہی کہ تب یسوع
نے انسے کہا مین تمسے سچ سچ کہتا ہون کہ اگر انسان کے
بیٹے کا گوشت نہ کھاؤ اور اسکا لہو نہ پیو تو تم مین زندگی نہین
۵۴ جو میرا گوشت کھاتا ہی اور میرا لہو پیتا ہی حیات ابدی
اسیکی ہی اور مین اوسے آخری دن جلا اونگا ۵۵
کیونکہ میرا گوشت فی الحقیقت کھانا ہی اور میرا لہو فی الحقیقت
پینا ہی ۵۶ جو میرا گوشت کھاتا ہی اور میرا لہو پیتا ہی مجھمین
ثابت ہی اور مین اوسمین ثابت ہون ۵۷ جسطرح زندہ باپ

پائیگا جو حضرت کا گوشت کھائیگا اور انکا لہو پئی گا اور جو اس
شراب دلباب سے محروم رہیگا وہ نجات سے بھی محروم رہیگا
اور چونکہ عیسائیون کو یہہ غذا ملنی محال ہے لہذا انکی
نجات بھی محال ہی **چوتھی دلیل** یوحنا کے ۲۰ باب
کے ۲۱ وغیرہ مین ہی ۲۱ تب یسوع نے پھر انہین کہا تم
پر سلام جسطرح باپ نے مجھے بھیجا ہی مین بھی تمین بھیجتا ہون
۲۲ یہہ کہکے اون پر پھونکا اور انہین کہا کہ روح القدس کو
۲۳ جنکے گناہ تم معاف کروگے اونکو معاف کئے جاتے
ہین جنکے قایم رکھوگے اونکے قایم رہتے ہین **انتہی** یہان سے
ظاہر ہوتا ہی کہ نجات دینا حواریون کے اختیار مین ہی
کیونکہ جنکے گناہ معاف کرینگے اونکے گناہ معاف کی جائینگے
اور جنکے نہ معاف کرینگے اونکے نہ معاف کئے جائینگے
اور چونکہ اس زمانہ مین حواریون کا ملنا محال ہی لہذا عیسائیون
کی نجات محال ہی **پانچوین دلیل** اعمال کے ۱۵
باب کے ۱ مین ہی اور بعضے یہودیہ سے انکے بھائیون
کو تعلیم دینے لگے کہ اگر تم موسیٰ کے طریق کے موافق ختنہ
نکراؤ نجات نہین پاسکتے **انتہی** ہم کہتے ہین کہ یہہ بات
حق ہی کیونکہ توریت مین ختنہ کو ابدی حکم لکھا ہی چنانچہ
پیدایش کے ۱۷ باب مین ہی ۹ پھر خداوند نے ابراہیم سے
کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے
عہد کو نگاہ رکھین ۱۰ اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے
درمیان اور میرے بعد تیری نسل کے درمیان ہی جسے
تم رکھو تو یہہ ہی کہ تم مین سے ہر ایک فرزند نر یہ ختنہ

کیا جاے ۱۱ اور تم اپنے بدن کے کلڑی کا ختنہ کرو اور
یہہ اس عہد کا نشان ہوگا جو میرے اور تمہارے درمیان
ہی ۱۲ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکا جب وہ آٹھ روز
کا ہو ختنہ کیا جائیگا کیا گھر کا پیدا کیا پردیسے خریدا ہو جو تیری
نسل کا نہین ۱۳ لازم ہی کہ تیرے خانہ زاد اور تیرے
زر خرید کا ختنہ کیا جاے اور میرا عہد جو تمہارے جسمون
مین عہد ابدی ہوگا ۱۴ اور وہ فرزند نر یہ جسکا ختنہ نہین
ہوا وہی شخص اپنے لوگون مین سے کٹ جاے کہ اوسنے
میرا عہد توڑا ہی **انتہی** اور جب حضرت عیسیٰ نے اس حکم کو منسوخ
بھی نہین کیا کیونکہ متی کی ۵ باب کے ۱۷ وغیرہ مین
کہتے ہین یہہ گمان مت کرو کہ مین توریت یا نبیون کے کتابون مین
منسوخ کرنے آیا منسوخ کرنے نہین بلکہ پوری کرنے کو آیا
ہون ۱۸ کیونکہ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان
اور زمین ٹل جاے ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے
ہرگز ٹل نہ جائیگا جب تک کہ سب کچھ پورا ہو **انتہی** اور
ظاہر ہی کہ کل نصاری نے خدا کے اس ابدی حکم کو کب تک
کر دیا ہی اور حضرت عیسیٰ نے فرمایا ہی کہ جو مجھے خداوند خدا
کہتا ہی وہ نجات نہ پائیگا بلکہ وہ نجات پائیگا جو خدا کی
مرضی پر چلتا ہی پس نصاری ابدی حکم کو ترک کرکے کیونکر
نجات پاسکتے ہون اہل اسلام فقط نجات پائینگے کیونکہ
وہ خدا کے احکام کو مانتے ہین **باقی آیندہ**

بقیہ رسالہ انصاف لبدء الاختلاف

دفعہ ۶ پھر تاریخ مصر ترجمہ سوسیٹی مذکور کی صفحہ ۲ مین لکھا ہی کہ جیسے تاریخ مصر پریشان ہی ایسی دنیا مین کوئی نہین مصری یہی سمجھتے کہ ہماری قوم ازل سے چلی آتی ہی اس بھروسہ پر آغاز نہ لکھا اونکے مورخونکی تحقیق موجب اول دیوتون نے بعد اسکے نیم دیوتون یعنے دلاورون نے تیس ہزار برس تک حکومت کی اونکے بعد مصر کے حاکم آدمی ہوے - دفعہ ۷ پھر تاریخ یونان مترجمہ سوسیٹی مذکور کے صفحہ ۳ مین لکھا ہی کہ تاریخ یونان چار زمانون پر منقسم ہی اور پہلے دونون زمانون کے حالات حقیقی تاریخ نہین بلکہ کہانیان ہین اور وہ حالات ایسے گول مول ہین کہ حقیقی حال دریافت کرنا اگر ممتنع نہین تو دشوار ضرور ہی صفحہ ۵ تورات سے معلوم ہوا کہ جد اعلی یونان کا جاون یعنے یاون نامدار تھا جو یافت کا بیٹا تھا اسیواسطے سکندر دانیال ع کی تیسین گوئی مین شاہ جاون کہلایا جاون کے چار بیٹے ہوے ایلیشاہ ترشیش چتیم و دودانیم تیسرے یعنے چتیم اہل مقدونیہ کا جد اعلی ہے اور کتاب مقابیین مین اسکو سکندر موجود ہی کہ سکندر یعنی ستیم یعنے چتیم سے دارا سے لڑنے گیا یہ اسکی شروعمین لکھا ہی اور بابت ۱۰ مین یہ لکھا ہی کہ وہ سوا برس مقدونیہ کی بجیلی بادشاہون پر حکومت کرچکا تھا فلپ اور سکندر دونو شاہ ستیم کے نام سے لکھے گئے غرضکہ یونانیون کی اصلیت جسقدر کہ ان ہوسکتی ہی (دفعہ ۸ یہ قصہ ہی جو توراۃ مین کہین کہین

اور حال اسمین نہ درج ہین اسلئے کہ وہ کتاب اسے موضوع نہین کہ جو امر مہم دریافت کرنا چاہین وہ اسمین صاف صاف نکل آوے ناچار جو تورات مین نہین اونکو اور مورخین دنیا لیوین پھر لکھا ہی کہ پہلے زمانہ مین ایک شہر کو مصر مین چند بادشاہ ہوتی تھی خطاب بادشاہت کا دیا جاتا تھا دفعہ ۹ اور طریق الحیات کے صفحہ ۶۲ و ۶۳ مین لکھا ہی کہ (کتاب زرداشت کے موافق زردشت کی بابت اوپر صحیح) یعنے پارسیون کے مذہب قدیم کا عقیدہ) اس طریق پر ہی کہ ایک صاحب الوجود ہی جسکو بے حد و نہایت زمانہ کہتے ہین اور سب سے پہلے ہورمز اس سے مخلوق ہوا اور محض نور سے پیدا ہوکر سب مخلوقات سے بہتر اور تمام موجودات کا خالق اور ساری نیکیونکا اصل ہی اور ہورمز نے پہلے پہل نور کی اون سات حورون کو جو امشاسپندان اور آسمان کی بادشاہ کہلاتے ہین اور اونکی بعد یزدان کو جو نور کی روحین ہین اور اوسکی بعد سب اچھے مخلوقات کو خلق کیا اور اسی مقدر سے زرتشتی دین کے لوگ عالم کی تمام خیر اور خوبی اور نور کو ہورمز سے اور ساری شر و بدی کو اہرمن سے جانتے ہین اور کہتے ہین کہ ابتدا مین اہرمن کا درجہ ہورمز کے برابر تھا پر سبب تکبر کے اور وہ بڑے بات دیوا اور اوسکے سب دیوا اوسکے پیدا ہوے اور وہ انکا سردار ہی اور آدم کو بھی فریب دیکر دنیا مین ڈالکر خرابی مین پھنسایا لیکن آخر زمانہ مین ہورمز آسمان سے غالب آکر اوسکی طمنت اور بادشاہی کو شکست دیگا اور اہرمن کو بالکل جہان سے اٹھا دیگا اور پاک اور خوبی

لوگ بہشت مین جائینگے اور ناپاک لوگ ابدی تاریکی مین پڑینگے
پھر مصنف طریق الحیات نے پارسیونکی پل اور نماز اور غسل وطہارت
کا ذکر کرکے براہ بیگمانی اسیکو محمدیونکی پل صراط اور نماز وغیرہ
کا ماخذ ٹھہرایا ہی دفعہ ۹ اور حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۰ تاریخ
ایران مصنفہ میجر سیلکام صاحب بہادر گورنر بمبئی ترجمہ سوسیٹی
علیگڈہ مین بحوالہ تاریخ دبستان یون لکھا ہی کہ کیومرث جو
پہلا بادشاہ ایران کا قرار دیا جاتا اور نوح پیغمبر کی اولاد
سمجھا جاتا ہی اوس سے پہلے بہت سے بادشاہ اور پیغمبر گذرے
اور یعون دسکے ماہ ابداور اسکی بی بی حال کے انسانون کی
اور نیز اون لوگونکی اصل اصول تھی جو پہلے جگ سے باقی
رہی تھی اسلیے کہ ہندو نکی مانند آتش پرستونکا بھی یہ عقیدہ
ہی کہ ایسی بہت جگ گذر چکی ہین جنمین سے ہر جگ ایک ایسے
مرد اور عورت کے ذریعہ سے آباد ہوتا رہا جو پہلے جگ سے
باقی رہی بعد ماہ ابد کی ۱۳ جانشین اوسکی گدی پر بیٹھے جو
بڑے بادشاہ اور کاہن ہوے مگر پچھلے بادشاہ اور زاہد نے
سلطنت چھوڑے تو جی افرم ابد کی لوگون نے خوشامد کی
اور جب تک کہ جبرئیل نے خدا کا حکم اوسے نہ پہونچایا اوسنے
حامی نہ ٹھہری غرض کردہ بادشاہ ہوا اوس سے خاندان جی انیا
قایم ہوا جسکا پہلا بادشاہ جی ابد بڑی عمدہ سلطنت
کرکے یکایک غائب ہوگیا تب اسکی بیٹی شاہ کدیرنی گم
ہوسنبھالا اور پچھلا جانشین اوسکا ماہ ابل اپنی بری کوتک
سے تخت سے اوتار گیا اور لشن بڑا بیٹا اوسکا بجاے
اوسکے بٹھلایا گیا اسکا خاندان بھی بسبب عجم پر ختم ہوگیا جسکے

پچھلے وقتون مین خدا نے بسبب گناہ ہونکے اونکو باہمی نزاعون
کے سبب پامال کردیا اور باقی ماندونکو جنگلون اور پہاڑون
مین بسا پھر ایسے وقت مین کیومرث یعنے گل شاہ کو بلاکر
تخت پر بٹھایا جو حضرت نوح علیہ السلام کے اولاد سمجھا
جاتا ہی اور ہر خاندان کا زمانہ ایسا قرار دیا ہی کہ آدمی کی
فکر و قیاس سے باہر ہی اور آسمانی جسمون کی حرکت سے
متعلق ہوسکتا ہی چنانچہ خاندان جی انیا کی سلطنت کو
ایک سپر جو ایک بدم برس کے برابر بھی قرار دیتے ہین
غرض تاریخ دبستان وسائیر کے حوالہ پر مبنی ہی ان
دونون کتابون کے واقعی حالات دریافت کرنے کے
لئے ارس کاین صاحب کی وہ عمدہ تحریر دیکھنی چاہئے جسمین
اونھون نے اونکی نسبت نکتہ چینی کی ہی اور بمبئی سوسیٹی
کی حالات مین مشتہر ہوئی ہی اور دفعہ ۱۱ اہل چین کا بھی
یہی حال ہے کہ وہ پہلے خدا می واحد کو جو سب سے بزرگتر ہی
پوجتے تھے اور اسکو آسمان کا بادشاہ کہتے تھے اور
قدماے اہل چین کا گمان تھا کہ آسمان اور زمین ذی حیات
ہین اور دونونکی جان کو بجاے خدا کے پوجتے تھے
اور بدی اور شر کو منسوب بجذا اور بارواح نہین کرتے
جیسا کہ قدماے یونان اور مصری اور ہندی کرتے ہین
اونکی کتابون مین تین مذہب لکھتے ہین پہلا مذہب حکما کا
دوسرے کا نام سیکیا تیسری کا نام لاد کوئی حکما کا مذہب
قدیم تر ہی جسکا شارع کیفوسیوس حکیم ہی اس مذہب
کے دانشمند لوگ اس دنیا کے خالق کو تو مانا کرتے ہین

لیکن پیدایش کا طریق اور موجودگی اشیا کا کچھ نہین بتاتے
اور نہ پیدایش کا بھی کچھ اونکے بیان مذکور نہین اور نیکی بدی
کی جزا سزا مین بات چیت نہین کرتے بلکہ سمجھتے ہین کہ جزا سزا
اسی دنیا مین ہو جاتی ہی اوس شخص پر یا اوسکے فرزندون پر
تاریخ چین بادری الکیزس صاحب ترجمہ فارسی سوسیٹی عیلڈ
اور طریق الحیات کے صفحہ ۹۰ مین لکھا ہی کہ اب یقینا نہین
کہہ سکتے کہ اللہ کی وہ حقیقی معرفت جو نوح اور اسکی اولاد سے
انہین پہونچی تھی کب تک اونکے بیچ مین صاف اور درست
رہی اور وہ اوس زمانہ مین علم الہی کے کس مرتبہ تک پہونچی
تھی کیونکہ اونکے کتابون مین اس مطلب کی بابت کوئی خبر صحیح
نہین ہی انتہی

باقی آیندہ

ترکی کی فتحمندی پر صاحب مدراس میل کی عمدہ آرٹکل

لارڈ بیکن فیلڈ صاحب کا یہہ مقولہ ہی کہ جو بات کسی کے قیاس وخیال
مین نہ ہوگی سو اسکا ظہور ہوتا ہی اور اب انکے کہنے کے موافق پچھلے
دو ماہ سے یورپ مین عمل کیا جاتا ہی۔ ترکون کا نہ کوئی مونس وغمخوار
ہی اور نہ کوئی حامی و مددگار اور نہ انہون نے اخراجات جنگ کے
واسطے کہین سے روپیہ قرض لیا اور اپنی آمدنی مالے بج کے وسایر
کو درست کیا مگر باوجود اسکے انہون نے فقط اپنی ذاتی دلیری
اور دلی جوانمردی کو کام فرمایا اور اپنی ہمیشہ مستی و کسرشان سے
موت سہل سمجھی اور قوی طاقت والے یورپ کی تجاویز مجوزہ
کو جو حکم کے طور پر پیش ہوئی تھین ہرگز منظور نہین فرمایا اور اپنی
ہی بات پر قایم رہے اور جو بات تجویز کی اس سے ذرہ بھی نہ سرکے
اگر دوسری کسی قوم پر قوی طاقتہائے مذکور کا اتفاق باہم کے
ساتھ اسقدر دباؤ اور زور ڈالا جاتا اور جو برتاؤ کہ برات
جلسون مین ترکی کی نسبت کیا گیا۔ ایسا ہی کسی دوسرے بادشاہ
کے ساتھ برتا جاتا تو یقین جانئے کہ ہوش اسکی خطا ہو جاکر کیا ہی
ان طاقتون کے چکمے مین آجاتا اور جو کچھ وہ کہتے اسکو تسلیم کر لیتا
ہوتا لیکن مرحبا ہی صاحبان ترکی کی ثابت قدمی و استقلال
پر کہ اپنی ہی بات پر قایم رہے اور اسکے پاس کسی کا کہنا سننا
کچھ نہین چلا۔ اور انکی جوانمردی و استقلالی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ہر سر
سرویہ نے صلح کر لینے پر اپنی رضامندی ظاہر کی اور شہزادہ
روس کو تبعدیر صلح کر لینے رئیس مذکور کے لازم ہوا کہ جو فوج
اسکی ترکی پر چڑہائی کرنیکی غرض سے جمع ہوی تھی اسکو متفرق
کر دے۔ یورپ کی نظرون مین ترکی کی عزت و توقیر بہت بڑہ
گئی لیکن آیندہ سلطنت ترکی کے انتظام اور ہر ایک کارروائی
پر اسکی فتحمندی کے مفید نتایج کا ظہور موقوف ہی۔ قوم فاتح کو
یہہ بات لازم ہی کہ بے فتح و نصرت کے نشہ مین کسی قسم کی بے
اعتدالی نکرے بلکہ نہایت ہوشیاری کے ساتھ بیداری کے ساتھ
اسطرح قایم رہنا چاہئے کہ پانسے ہمیشہ نہ ڈگمگانے پاوین
اور یہہ بھی اسکو لازم ہی کہ اپنے مقابلہ حاکمون کے حقوق کو ادا
کرنے یا ان پر دست درازی کرنے کے خیال سے باز رہے
روس جو ترکی کا قدیم دشمن ہے سو اسنے گو کہ ترکی کے
مدبر و دور اندیش وزراؤن کی دانائی اور حکمت عملی کے باعث
مکر و فریب کی بازی مین جسکے لئے لڑائی کی بساط بچھائی تھی
کامیابی حاصل نہین مگر سلطنت عثمانیہ یہہ نہ قیاس کر نا چاہئے